



سوال

جمعہ پڑھ لیں تو پھر فرض نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جس نے جمعہ پڑھا ہو، کیا وہ نماز ظہر بھی پڑھے گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب انسان جمعہ پڑھ لے تو اس وقت اس پر جمعہ ہی فرض ہے، لہذا وہ ظہر نہ پڑھے۔ نماز جمعہ کے بعد ظہر کی نماز پڑھنا بدعت ہے کیونکہ ایسا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، لہذا اس سے منع کرنا واجب ہے حتیٰ کہ اگر کئی جمعے ہونے لگیں، تو پھر بھی نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر پڑھنا مشروع نہیں ہے بلکہ یہ بدعت اور ایک منکر کام ہے کیونکہ ایک وقت میں اللہ تعالیٰ نے انسان پر ایک ہی نماز کو واجب قرار دیا ہے اور وہ نماز جمعہ ہے اب جب جمعہ اس نے ادا کر لیا تو اس کے ذمہ سے نماز ظہر کی ادائیگی ساقط ہوگئی۔ اور جس نے اس کا سبب یہ قرار دیا ہے کہ ایک شہر یا بستی میں کئی جمعے جائز نہیں ہیں اور جب کئی جمعے ہوں تو جمعہ اس مسجد میں ادا کیا جائے جو سب سے پہلی مسجد ہو اور اگر یہ معلوم نہیں کہ سب سے پہلی مسجد کون سی ہے، لہذا سارے جمعے باطل ہوں گے اور ان کے بعد نماز ظہر کو پڑھنا ضروری ہوگا۔ ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ یہ دلیل یا یہ تعلیل تم نے کہاں سے اخذ کی ہے۔ کیا اس کی بنیاد سنت پر ہے یا کسی صحیح عقلی دلیل پر؟ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا، اس بنیاد پر ہم یہ کہیں گے کہ اگر جمعے حاجت و ضرورت کی وجہ سے متعدد ہیں تو سارے صحیح ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

۱۶ ... سورة التتائب

”سو جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو۔“

جب کوئی شہر بہت دور دور تک پھیل گیا ہو یا مسجد میں تنگ ہوں اور ضرورت کی وجہ سے مختلف جمعے ہوں تو اس مطلب یہ ہے کہ اس شہر کے لوگ اللہ سے مقدر بھر ڈر گئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے مقدر بھر ڈر جائے تو اس نے اپنے واجب کو ادا کر دیا، لہذا یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اس کا عمل فاسد ہے اور اسے نماز جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز بھی ادا کرنی چاہیے۔ اگر کسی حاجت و ضرورت کے بغیر متعدد مقامات پر جمعے اولیٰے جائیں تو بلاشبہ یہ خلاف سنت ہے، ان کا یہ تعامل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے عمل کے خلاف ہے، اکثر اہل علم کے نزدیک اس کی ممانعت وارد ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جمعہ کی صورت میں ادا کی گئی عبادت صحیح نہیں ہے کیونکہ یہاں ذمہ داری عوام کی نہیں بلکہ ان حکمرانوں کی ہے جنہوں نے حاجت و ضرورت کے بغیر متعدد جمعوں کی اجازت دے رکھی ہے، لہذا ہم کہتے ہیں کہ مساجد کے انتظام و انصرام سے

